Cambridge Assessment International Education

Cambridge International A Level

URDU **9686/02**

Paper 2 Reading and Writing **October/November 2024**

INSERT **1 hour 45 minutes**

INFORMATION
- This insert contains the reading passages.
- You may annotate this insert and use the blank spaces for planning. **Do not write your answers** on the insert.

معلومات
- منسلکہ صفحات میں ریڈنگ کی عبارتیں دی گئی ہیں۔
- آپ ان صفحات پر لکھ سکتے ہیں اور خالی جگہوں کو پلاننگ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ان صفحات پر **اپنے جوابات مت لکھیں**۔

This document has **4** pages. Any blank pages are indicated.

© UCLES 2024

https://xtremepape.rs/

سیکشن 1

عبارت 1 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر سوالات 1، 2 اور 3 کے جوابات دیجیے۔

عبارت 1

اردو کی ایک مشہور کہاوت ہے کہ "عزت اسے ملی جو وطن سے نکل گیا"۔ ہجرت کو کامیابی کی طرف ایک اہم قدم سمجھا جاتا ہے۔ مہاجرین کو کام کے بہتر مواقع میسر آنے کی وجہ سے ان میں اجنبی لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مقامی لوگوں سے رابطوں کی بدولت ان میں میزبان ملک کی طرز زندگی کی مشکلات کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ دشواریاں مہاجرین میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہیں۔

کویت میں کام کرنے والے پاکستانی انجینئر محمد علی کا کہنا ہے "مجھے یہاں بہت کچھ نیا سیکھنے کو ملا جو شاید اپنے ملک میں ممکن نہ ہوتا۔ یہاں کافی تعداد میں پاکستانی کام کرتے ہیں اس لیے پردیس کا احساس بھی اتنا زیادہ نہیں ہوتا۔ سب سے بڑھ کر مجھے دوسرے رنگ ونسل کے لوگوں کے ساتھ کام اور دوستی کرنے کا موقع ملا ہے جو میرے لیے ایک انتہائی خوشگوار تجربہ ہے۔"

پروفیسر طارق جاوید اپنے لیکچر میں میزبان ملکوں کو ملنے والے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مہاجرین اپنے آپ کو نئے معاشرے میں مفید ثابت کرنے کے لیے عموماً مقامی آبادی کے مقابلے میں زیادہ محنت سے کام کرتے ہیں جس سے ملک میں ترقی ہوتی ہے۔ کام کی لگن کی وجہ سے انہیں ملازمت تلاش کرنے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ تارکین وطن اپنی زبان، لباس اور موسیقی سے معاشرے میں ایک نیا رنگ بھرتے ہیں جس سے مقامی آبادی کی نظر میں ان کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔

ماہر معاشیات ثنا ناز کا کہنا ہے کہ تقریباً ایک کروڑ پاکستانی بیرون ملک مقیم ہیں اور وہ پاکستان میں سرمایہ کاری کرتے ہیں جس سے لوگوں کو ملازمتیں ملتی ہیں۔ اسی طرح عرب ممالک میں پاکستانیوں کی کثیر تعداد کام کرتی ہے جن کی کمائی سے ان کے خاندانوں کا معیار زندگی بہتر ہوتا ہے۔ بیرون ملک تعلیم یافتہ لوگ اپنے وطن واپس آکر ملک کی ترقی میں مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔

یوں تو ہجرت کے بہت فائدے ہیں مگر اس کی وجہ سے چند مسائل بھی پیش آسکتے ہیں اس لیے ہجرت کو کم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ترقی یافتہ ممالک غریب ملکوں میں سرمایہ کاری کرکے وہاں کے لوگوں کو روزگار مہیا کریں تاکہ انہیں ہجرت کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ غریب ممالک کے نوجوانوں کو نئی ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا جائے تاکہ وہ اپنے ملک کی ترقی میں کردار ادا کر سکیں۔ ترقی یافتہ ممالک سے ماہرین غریب ملکوں کی نوجوان آبادی کو مختلف قسم کے ہنر سکھائیں تاکہ وہاں صنعتی ترقی ممکن ہو سکے۔

https://xtremepape.rs/

سیکشن 2

عبارت 2 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر سوالات 4 اور 5 کے جوابات دیجیے۔

عبارت 2

لوگ رضاکارانہ طور پر یا کسی مجبوری کی وجہ سے دوسرے ملکوں کو ہجرت کرتے ہیں۔ مہاجرین کو بسانے کے لیے میز بان ملکوں کو اپنے وسائل استعمال کرنے پڑتے ہیں جس سے ان کی معیشت پر منفی اثر پڑتا ہے۔ پھر مقامی لوگ مہاجرین کی تہذیب اور ان کی روایات کو اپنی زندگی میں مداخلت سمجھتے ہیں۔ اگر میزبان ملک میں ان کے اپنے لوگوں کے لیے روزگار کم ہوں تو وہاں مہاجرین کے آنے سے بے روزگاری مزید بڑھ جائے گی۔

پچاس سال سے برطانیہ میں رہائش پذیر ایک پاکستانی شبیر احمد نے اپنی ابتدائی مشکلات کے بارے میں کچھ یوں کہا "انگریزی سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے میرے لیے یہاں کی زندگی کو سمجھنا بہت مشکل تھا۔ یہاں قوانین کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں ایک عرصہ لگا۔ ان سب چیزوں سے بڑھ کر تنہائی بہت تکلیف دہ تھی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ بدل گیا اور میں نے برطانیہ کو اپنا وطن مان لیا جو کہ ایک اچھا فیصلہ ثابت ہوا۔"

ڈاکٹر اشرف زیدی کے مطابق ترقی پذیر ممالک سے ہجرت کی وجہ لوگوں کے آبائی ملکوں کے معاشی حالات بھی ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات ملک میں خانہ جنگی یا بیرونی جارحیت کی وجہ سے لوگ اپنی جان بچانے کے لیے دوسرے ممالک کا رخ کرتے ہیں۔ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ قدرتی آفات کی وجہ سے وہ اپنا ملک چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

اس کے برعکس ترقی یافتہ ممالک سے وہاں کے لوگوں کی ہجرت کی وجوہات میں عموماً یہاں کی مصروف زندگی سے چھٹکارہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اپنے ملک کے خراب موسمی حالات بھی کسی ایسے ملک میں جا کر بسنے کا سبب بنتے ہیں جہاں موسم خوشگوار ہو۔ بعض حالات میں لوگ کسی دوسرے ملک کے قدرتی حسن اور تہذیب سے اتنے متاثر ہوتے ہیں کہ وہ وہیں کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔

دوبئی ائیر پورٹ پر کام کرنے والے محمد یوسف نے مہاجرین کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا "سب سے بڑی اذیت اپنوں کے غم اور خوشی میں شریک نہ ہونا ہے۔ پھر اپنے وطن سے دور ایک اجنبی ملک کی طرز زندگی کو اپنانا بھی ایک کٹھن کام ہے۔ بعض اوقات اپنی مجبوریوں کے پیش نظر اپنے مزاج کے خلاف کچھ باتیں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔"

© UCLES 2024

https://xtremepape.rs/

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge Assessment. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is a department of the University of Cambridge.

https://xtremepape.rs/